

از عدالتِ عظمیٰ

ایم۔ سنکٹیش ورلڈ وغیرہ۔

بنام

دی سٹیٹ آف آندھرا پردیش و دیگر اں وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹناک، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

آندھرا پردیش ریونیو سب آرڈینیٹ سروس خصوصی قواعد / آندھرا پردیش ریاست اور سب آرڈینیٹ سروس کے قواعد:

قواعد 2، 6، 7، 8 / قواعد 22، 47-ڈپٹی تحصیلدار-ترقی کے ذریعے تقرری — قابلیت-خالی آسامیاں آگے بڑھائیں۔ استعمال۔ خصوصی نمائندگی۔ درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والا اپیل کنندہ مطلوبہ مدت ملازمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ سابقہ طور پر قواعد میں نرمی۔ قرار پایا کہ، حکومت کو انصاف اور مساوات کے مفاد میں ماضی سے متعلق قوانین میں نرمی کرنے کا اختیار دیا گیا۔

آئین ہند

آرٹیکل 14، 16(1)، 16(4)، 16(A-4)۔ ترقی میں تخصیص۔ قرار پایا کہ، آئین کی توضیحات کے مطابق۔

اپیل کنندہ، جو مدعا علیہ ریاست کے ڈسٹرکٹ ریونیو اسٹیبلمنٹ میں ملازم ہے اور درج فہرست ذات سے تعلق رکھتا ہے، کو 1984 میں ایڈہاک بنیاد پر ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ جب ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر باقاعدہ ترقی کے لیے 1.7.1983 سے موثر پینل سال 1983-84 کے لیے تیار کیا گیا تو اپیل کنندہ کی ملازمت مطلوبہ مدت سے کم ہو گئی۔ تاہم، سال 1986-87 کے لیے ترقی کے لیے ان کے نام کی سفارش کی گئی تھی۔ انہوں نے حکومت سے

درخواست کی کہ وہ اے پی ریونیو ماتحت سروس خصوصی قواعد کے قاعدہ 8(ii) میں نرمی کرے تاکہ انہیں سال 1983-84 کے لیے پینل میں شامل کیا جاسکے۔ حکومت نے اے پی اسٹیٹ اینڈ سب آرڈینینٹ سروس قواعد (عام قواعد) کے قاعدہ 47 کے تحت اختیار کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ ملازمت میں کمی کو کم کیا اور اسے سال 1983-84 کے لیے پینل میں شامل کیا اور انہیں باقاعدگی سے ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر ترقی دی۔

مدعا علیہان، جو اپیل کنندہ سے سینئر اسسٹنٹ کے طور پر سینئر تھے، نے آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی جس میں اپیل کنندہ کو دی گئی نرمی کو چیلنج کیا گیا۔ ٹریبونل کی ڈویژن بنچ نے اپیل کنندہ کی ترقی کو برقرار رکھا کیونکہ اس کے خیال میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے آگے بڑانے والی خالی جگہ کے لیے تخصیص کے عام قواعد کے قاعدہ 22 کے تحت درست تھا۔ تاہم، چونکہ ڈویژن بنچ نے محسوس کیا کہ عام قواعد کے قاعدہ 22 کے اطلاق کے حوالے سے مختلف نظریات موجود ہیں، اس لیے اس نے مقدمے کو فل بنچ کے پاس بھیج دیا، جس نے فیصلہ دیا کہ عام قواعد کا قاعدہ 22 ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری کے لیے خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے کے لیے لاگو نہیں ہوتا ہے؛ اور عام قواعد کے قاعدہ 47 کے تحت ماضی سے متعلق نرمی غیر قانونی تھی۔

موجودہ اپیل میں، اپیل کنندہ کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ خصوصی قواعد کے قاعدہ 6 کے ساتھ پڑھے جانے والے عام قواعد کے قاعدہ 22 نے ریاست کو اختیار دیا ہے کہ وہ تخصیص کی حکمرانی کے اطلاق کی بنیاد پر، نہ صرف ابتدائی بھرتی کے لیے بلکہ ترقی کے ذریعے یا منتقلی کے ذریعے تقرری کے لیے بھی، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے ارکان کی تقرری کرے؛ کہ آگے لے جانے کا قاعدہ اس وقت لاگو ہوگا جب درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے امیدوار جن کو ملازمت میں مناسب نمائندگی ملنی تھی، دستیاب نہیں ہوں گے؛ اور یہ کہ قاعدہ 47 کے تحت نرمی ہمیشہ ماضی سے متعلق ہوگی کیونکہ قواعد کے تحت مقرر کردہ مطلوبہ شرائط کی تعمیل کا رروائی کرنے سے پہلے نہیں کی جاسکتی تھی۔ مد مقابل جواب دہندگان نے اپیل گزار کو دی گئی نرمی کی اس بنیاد پر مخالفت کی کہ انفرادی معاملات میں نرمی نہیں دی جاسکتی اور متاثرہ شخص کو کوئی نوٹس نہیں دیا گیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1.1. اے پی ریونیو ماتحت سروس خصوصی قواعد کے قواعد 6، 7 اور 8 اور اے پی اسٹیٹ اینڈ ماتحت سروس قواعد کے قواعد 22 اور 47 کی توضیحات کے پیش نظر، ڈپٹی تحصیلدار کے عہدے پر خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے کے لیے ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری دستیاب ہے۔ ٹریبونل کی مکمل بیچ کا یہ نتیجہ کہ عام قواعد کا قاعدہ 22 ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری پر لاگو نہیں ہوتا ہے، واضح طور پر عام قواعد کے قاعدہ 22 (ii) سے مطابقت نہیں رکھتا ہے جس میں تقرریوں کا تصور "براہ راست بھرتی کے علاوہ" کیا گیا ہے۔

کمشنر آف کمرشل ٹیکسز، اے پی ودیگر بنام جی جی سیتومدھو راؤ ودیگراں، (1996) 1 اسکیل 721، پر انحصار کیا۔

1.2. ترقی میں تخصیص کی حکمرانی آئین کے آرٹیکل 14، 16 (1) اور 16 (4) کے مطابق ہے تاکہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو مساوی مواقع فراہم کیے جاسکیں۔ بھرتی جیسا کہ عام قواعد کے تحت بیان کیا گیا ہے تین طریقوں پر مشتمل ہے براہ راست بھرتی، ترقی کے ذریعے اور منتقلی کے ذریعے۔ عام قواعد کا قاعدہ 22 (ii) ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری کو اس کے دائرے میں لانے کے لیے کافی وسیع ہے۔ آگے بڑھانے کا مقصد ان عہدوں کی معدومیت سے بچنا ہے جب ترقی کے ذریعے تقرری کے قابل اور اہل افراد دستیاب نہ ہوں۔

2. حکومت کو عام قواعد کی سختی میں اس طرح نرمی کرنے کا اختیار حاصل ہے جو اسے انصاف اور مساوات کے مفاد میں منصفانہ اور مساوات معلوم ہو۔ انصاف صرف ماضی سے متعلق طاقت کا استعمال کر کے ہی کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ، قاعدہ 47 کا مدعا اور مقصد بڑی حد تک مایوس ہو جائے گا۔ قاعدہ 47 بظاہر تمام متاثرہ افراد کو کوئی نوٹس دینے پر غور نہیں کرتا ہے۔

اے پی ودیگراں کی حکومت بنام سری ڈی جناردھنارائو ودیگر، [1977] 1 ایس سی آر 702، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4415، سال 1996۔

او اے نمبر 1577، سال 1993 میں آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 27.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے سٹارڈ، اے ڈی این راؤ، ڈی پرکاش ریڈی، ایس یو کے ساگر اور
مس سمن بالا راستوگی۔

جواب دہندگان کے لیے پی پی راؤ، مس کے امیریشوری، مس سی کے سچاریتا، کے رام کمار اور
سی بالا سبرانیئم۔

عدالت کا فیصلہ کے راماسوامی، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

سی اے نمبر 4415/96 (C) SLP نمبر 94/13653

اپیل کنندہ کو 21 جنوری 1975 کو اے پی میں پرکاش ضلع کے ریونیو اسٹیبلشمنٹ میں ایل ڈی
سی کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ انہیں یو ڈی سی کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ (سینئر اسسٹنٹ) 1982
میں اور 20 جون 1984 کو ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر۔ باقاعدہ ترقی کے لیے یکم جولائی 1983 سے
نافذ العمل پینل کو 1983-84 سال کے لیے تیار کیا جانا تھا۔ اس وقت، ان کے پاس آٹھ سال کی کل
ملازمت کے لیے ایک سال اور تین ماہ کی کمی تھی؛ اور ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر باقاعدہ ترقی کے لیے
سینئر اسسٹنٹ کے طور پر دو سال کی مدت کے لیے پانچ ماہ کی کمی تھی۔ سال 1986-87 کے لیے
ترقی پر غور کرنے کے لیے اس کے نام کی سفارش کی گئی تھی۔ انہوں نے اگست 1990 میں حکومت
کو ایک نمائندگی کی کہ وہ اے پی ریونیو ماتحت سروس قاعدہ (مختصر طور پر، 'خصوصی قاعدہ') کے
قاعدہ 8 (ii) میں نرمی کرے تاکہ انہیں سال 1983-84 کے لیے پینل میں شامل کیا جا
سکے۔ ضلع کلکٹر اور کمشنر لینڈ ریونیو نے نرمی کی سفارش کی۔ حکومت نے اے پی اسٹیٹ سب
آرڈینیٹ سروس رولز کے قاعدہ 47 کے تحت اختیار کا استعمال کرتے ہوئے جی او ایم ایس نمبر 792،
ریونیو (SER-III) ڈپارٹمنٹ، مورخہ 28.7.92 کے ذریعے مطلوبہ سروس میں کمی کو نرم کرتے
ہوئے احکامات جاری کیے، اور یکم دسمبر 1992 کے حکومتی کارروائی کے تحت اسے سال 1983-84
کے لیے فہرست میں شامل کیا، بجائے سال 1987-88 کے، اور اسی کے مطابق اسے باقاعدہ
بنیادوں پر ترقی دی گئی۔ جواب دہندگان سال 1983-84 کے لیے اسے دی گئی نرمی کو چیلنج کرنے
آئے تھے۔ جب او اے حتمی سماعت کے لیے آیا تو ڈویژنل بیج نے 26 اکتوبر 1993 کے اپنے حکم
نامے میں کہا تھا کہ خصوصی قواعد کے قاعدہ 6 کے ساتھ پڑھے جانے والے عام قاعدہ کے قاعدہ 22
کے نفاذ کے ذریعے، منتقلی یا ترقی کے ذریعے تقرری دستیاب ہے اور وہ اپیل کنندہ ڈپٹی تحصیلدار کے

طور پر ترقی کا حقدار تھا کیونکہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے آگے بڑھانے والی خالی جگہ کے لیے تخصیص قاعدہ 22 کے تحت درست ہے، تاہم، چونکہ یہ پایا گیا کہ عام قواعد کے قاعدہ 22 کے اطلاق پر متضادم فیصلے تھے، اس لیے مکمل بیچ کو حوالہ دیا گیا تھا۔ فل بیچ نے 7 اپریل 1994 کے متنازعہ حکم میں اکثریت سے فیصلہ دیا ہے کہ عام قاعدہ کا قاعدہ 22 ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری کے لیے خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ قاعدہ 47 کے تحت ماضی کی نرمی غیر قانونی ہے کیونکہ نرمی کو ماضی میں نافذ العمل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے مطابق، ٹریبونل نے او اے کو خارج کر دیا۔ اس طرح یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی۔

اپیل کنندہ کے وکیل، شری اے سباراؤ نے دلیل دی کہ خصوصی قواعد کے قاعدہ 6 کے ساتھ پڑھے جانے والے عام قواعد کا قاعدہ 22 ریاست کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے ارکان کو نہ صرف ابتدائی بھرتی بلکہ ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری کے لیے بھی تخصیصی قاعدہ کے اطلاق کی بنیاد پر کسی ملازمت یا درجہ میں خالی جگہ یا عہدے پر مقرر کرے۔ آگے بڑھانے کا سوال صرف اس وقت پیدا ہوتا ہے جب درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے امیدوار جنہیں ملازمت یا عہدوں کے درجے میں مناسب نمائندگی ملنی تھی، دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔ قاعدہ 47 کے تحت نرمی ہمیشہ ماضی سے متعلق ہوگی کیونکہ قواعد کے تحت مقرر کردہ مطلوبہ شرائط کی تعمیل کا رروائی کرنے سے پہلے نہیں کی جا سکتی۔ نتیجتاً، فل بیچ کا نظریہ قانون میں درست نہیں ہے جبکہ ڈویژن بیچ نے تخصیصی قاعدہ کی صحیح تشریح کی تھی۔

ریاست کی طرف سے پیش سینئر وکیل محترمہ کے امیریشوری نے اپیل کنندہ کے موقف کی حمایت کی۔ مد مقابل مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سینئر وکیل شری پی پی راؤ نے دلیل دی کہ اگرچہ عام قواعد کے قاعدہ 22 کے تحت زیر غور تخصیصی قاعدہ ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری پر لاگو ہوگی، لیکن قاعدہ 47 کے تحت نرمی کے اختیار کا استعمال قانون میں غلط ہے۔ فاضل وکیل کے مطابق، کوئی نا انصاف یا عدم مساوات جیسا کہ قاعدہ 47 میں تصور کیا گیا ہے، اس کا فائدہ صرف ایک طبقے کے افراد کو عام نرمی کے ذریعے دیا جانا چاہیے جیسا کہ اس سلسلے میں غور کیا گیا ہے لیکن انفرادی معاملے میں نہیں۔ اپیل گزار نے اس طرح کی کسی نا انصافیت کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے۔ اس کا واحد دلیل یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ نرمی دی جائے اور اسے نرمی کے اہل بنایا جاسکتا ہے جو انفرادی معاملات میں نہیں دی جاسکتی ہے۔ خدمت کی مقررہ مدت کی تکمیل خدمت کی ایک شرط ہے جس

میں نرمی نہیں کی جاسکتی۔ قاعدہ 47 میں نرمی کر کے کسی نااہل شخص کو اہل نہیں بنایا جاسکتا۔ قاعدہ 47 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے سے پہلے متاثرہ افراد کو کوئی نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ نرمی دینے کے اختیار کے استعمال سے، اپیل کنندہ کو سینئر اسسٹنٹ کے طور پر اس کے زمرے میں کئی افراد پر فوقیت دی گئی، جس سے وہ اپنی ترقیاتی اسامی ڈپٹی تحصیلدار میں سینئر یوڈی سیز (UDCs) پر برتری حاصل کر گیا۔ قاعدہ 47 کے تحت طاقت کا استعمال کر کے ان کی جائز امیدیں اور توقعات کو ذائل نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت نے کم از کم انفرادی اپیل کنندہ کو افراد کے ایک طبقے کے ساتھ ہونے والی نا انصاف اور عدم مساوات کا کوئی نتیجہ نہیں دیا۔ اگرچہ قاعدہ 47 درست ہو سکتا ہے لیکن طاقت کا استعمال قانون کی غلطی سے ذائل ہو جاتا ہے۔ اس بنیاد پر، وہ فل بینچ کے فیصلے کی حمایت کرنا چاہتا ہے۔

ہم نے متعلقہ دلائل پر اپنی گہری غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا ہے، سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا قاعدہ 22(e)(ii) سے (g) ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری پر لاگو ہوگا؟ یہ نقطہ اب غیر متنازعہ نہیں ہے۔ کمشنر آف کمرشل ٹیکسز، اے پی و دیگر بنام جی سیٹومدھوراؤ و دیگران، (1996) 1 اسکیل 721 میں عام قواعد کے قاعدہ 22 کی تشریح کرتے ہوئے ایک حالیہ فیصلے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ اے پی کمرشل ٹیکس ماتحت سروس قواعد کا قاعدہ 5 مندرجہ بالا سروس میں تقرری کے لیے عام قواعد کے قاعدہ 22 کے اطلاق کا تصور کرتا ہے۔ دونوں توضیحات مشترکہ طور پر پڑھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بھرتی کے سال میں آگے کی خالی آسامیاں اور موجودہ مخصوص آسامیاں استعمال کے لیے دستیاب ہوں گی یہاں تک کہ اگر متعلقہ درجہ یا عملہ، طبقے یا خدمات کے طبقات کی کل تعداد میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی مجموعی نمائندگی درج فہرست ذاتوں کے لیے 16 فیصد اور درج فہرست قبائل کے لیے 7 فیصد کے تخصیص کے مقررہ فیصد تک نہیں پہنچی ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔ آئین (77 ویں ترمیم) ایکٹ، 1995 کے ذریعے 17 جون 1995 سے نافذ کردہ آئین کے آرٹیکل 16(4A) کے نفاذ سے ترقی میں تخصیص کا اصول لاگو ہوگا جہاں ریاست کے تحت درجہ یا درجوں کی خدمات میں ترقی کے عہدوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی مناسب نمائندگی نہیں ہے۔ ترقی کے ذریعے تخصیصی قاعدہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے آرٹیکل 14 اور 16(1) اور (4) کے مطابق ہے۔ عام قواعد کا قاعدہ 22(ii) کافی وسیع ہے تاکہ ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری کو اس کے دائرے میں لایا جاسکے۔ آگے لے جانے کا مقصد ان عہدوں کی معدومیت سے بچنا ہے جب اہل اور ترقی کے ذریعے

تقرری کے اہل افراد دستیاب نہیں تھے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ بھرتی تین طریقوں پر مشتمل ہے۔ براہ راست بھرتی، ترقی اور عام قواعد کے تحت منتقلی کے ذریعے۔

فل پیسج کا نتیجہ، لہذا، کہ عام قاعدہ کا قاعدہ 22 ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری پر لاگو نہیں ہوتا ہے، واضح طور پر قاعدہ 22(ii) سے مطابقت نہیں رکھتا ہے جس میں تقرریوں کا تصور "براہ راست بھرتی کے علاوہ" کیا گیا ہے۔ لہذا، ہم یہ مانتے ہیں کہ ڈپٹی تحصیلدار کے عہدے پر خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے کے لیے ترقی یا منتقلی کے ذریعے تقرری دستیاب ہے۔ اس لیے سری راؤ نے ڈویژن پیسج کے فیصلے کی درستگی کا صحیح اندازہ نہیں لگایا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کو عام قواعد کے قاعدہ 47 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنا جائز تھا؟ یہ نقطہ بھی اب غیر متنازعہ نہیں ہے۔ اس عدالت نے حکومت اے پی ودیگراں بنام سری ڈی جناردھنارائو دیگر، [1977] 1 ایس سی آر 702 کے معاملے میں قاعدہ 47 کے دائرہ کار پر غور کیا۔ صفحہ 706 پر قاعدہ 47 نکالنے کے بعد، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ:

"اس اپیل میں اصل سوال جس کا فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا قاعدہ 47 ماضی سے متعلق اثر کے ساتھ کسی اصول میں نرمی کی اجازت دیتا ہے۔ اس پہلو پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھنے سے پہلے، اپیل گزاروں کی جانب سے اٹھائے گئے ایک چھوٹے سے نکتے کو نمٹانا ضروری ہے کہ اعتراض شدہ حکم واقعی ماضی سے متعلق نہیں تھا بلکہ عمل میں آنے والا تھا کیونکہ حکم کی تاریخ سے ہی مختلف سالوں کے لیے پینل میں مذکورہ 63 ملازمین کے ناموں کو شامل کیا گیا تھا۔ 30 جون 1971 کو دیے گئے حکم نامے میں ان ملازمین کے معاملے میں خصوصی قواعد کے اصول 49(a) میں نرمی کی گئی تاکہ 1965، 1966، 1968 اور 1969 کے سالوں کے پینل کی توثیق کی جاسکے۔ اس طرح اعتراض شدہ حکم نے پینل میں ناموں کو شامل کرنے کو باقاعدہ بنادیا جو فیصلہ دینے سے بہت پہلے کیا گیا تھا۔ اس لیے فیصلہ واضح طور پر ماضی سے فعال ہے اور عمل میں متوقع نہیں ہے۔

آندھرا پردیش ریاست اور ماتحت خدمات کے قواعد کا قاعدہ 47 گورنر کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ عام قوانین کی سختی کو اس انداز میں نرم کرے جو اسے منصفانہ اور مساوات معلوم ہو۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ قاعدہ 47 گورنر کو اس طرح کے وسیع فقرہات

دینا اپنی نوعیت کا منفرد نہیں ہے، اپیل گزاروں کے وکیل نے کئی دیگر سروس قواعد میں اسی طرح کی توضیحات کا حوالہ دیا جیسے، سکریٹری آف اسٹیٹ سروس (میڈیکل حاضری) قواعد، 1938 کا قاعدہ 13، انڈین پولیس سروس (تنخواہ) قواعد، 1954 کا قاعدہ 10، اور انڈین فاریسٹ سروس (مسابقتی امتحان کے ذریعے تقرری) ریگولیشنز، 1967 کا قاعدہ 10(b)۔ واضح طور پر، قاعدہ 47 کے تحت طاقت کا استعمال انصاف اور مساوات کے مفاد میں کیا جانا ہے۔ یہ دیکھنا مشکل نہیں ہے کہ قاعدہ 47 کے تحت کارروائی کرنے کے مواقع حکومت کی توجہ کسی ایسے معاملے کی طرف مبذول کروانے کے بعد پیدا ہو سکتے ہیں جہاں انصاف کی ناکامی ہوئی ہو۔ ایسے معاملات میں انصاف صرف سابقہ اثر کے ساتھ قاعدہ 47 کے تحت اختیارات کا استعمال کر کے کیا جاسکتا ہے، بصورت دیگر حکمرانی کا مدعا اور مقصد بڑی حد تک مایوس ہو جائے گا۔"

اس طرح یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ گورنر کو عام قواعد کی سختی میں اس طرح نرمی کرنے کا اختیار حاصل ہے جو اسے انصاف اور مساوات کے مفاد میں منصفانہ اور مساوات معلوم ہو۔ انصاف صرف ماضی سے متعلق طاقت کا استعمال کر کے ہی کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ، قاعدہ 47 کا مدعا اور مقصد بڑی حد تک مایوس ہو جائے گا۔ ٹریبونل کی مکمل بنج کا یہ نتیجہ کہ قاعدہ 47 کو پچھلی نظر سے استعمال نہیں کیا جاسکتا، اس لیے واضح طور پر غیر قانونی ہے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت نے انصاف یا مساوات کے اصل مسئلے کو اپنے سامنے رکھا تھا؟ یہ سچ ہے کہ حکم کو پڑھنے سے ایسا لگتا ہے کہ حکومت اس نقطہ نظر سے نالاں نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اس نتیجے کی تائید مقدمہ میں دستیاب حقائق سے کی جاسکتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ قاعدہ 22(g)(ii) کے تحت، حکومت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ غور کرے کہ آیا خالی آسامیوں کو بیک لاگ آسامیوں کے مستحق عام امیدواروں کے لیے کھولا جائے۔ مطلوبہ قابلیت کے حامل امیدواروں کی عدم دستیابی کے باعث، حکومت نے آسامیوں کی تخصیص ختم کرنے کے بجائے، خصوصی قواعد کے قاعدہ 8(a)(ii) کی سختی میں نرمی کی ہے جس میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ امیدوار کو کم از کم آٹھ سال کی کل خدمت اور سینئر اسسٹنٹ کے طور پر کم از کم دو سال کی خدمت کرنی ہوگی۔ خصوصی قواعد کے قاعدہ 8(a)(ii) میں مذکور ضمیمہ درج ذیل اثر کے لیے ہے:

"نچلے ڈویژن کلرک کے زمرے سے کم عہدے کی اسامیاں پر کم از کم آٹھ سال (بشمول شق (iii) میں مقرر کردہ ریونیو انسپکٹر کے طور پر ملازمت کی مدت کے لیے ملازمت انجام دی ہوں گی، جن میں سے دو سال اپر ڈویژن کلرک کے عہدے پر ہونے چاہئیں:

بشرطیکہ ڈسٹرکٹ ریونیو اسٹیبلشمنٹ یا کسی دوسرے محکمہ، دفتر یا خصوصی ڈیوٹی کے رکن کی طرف سے دی گئی اپر ڈویژن سروس کو اس حد تک شمار کیا جائے گا جس تک اسے باقاعدہ لائن میں اپر ڈویژن کلرک کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے تھا لیکن اس کی تقرری کے لیے اپر ڈویژن کلرک کہیں اور۔"

اس معاملے میں، اپیل کنندہ سینئر اسسٹنٹ کے طور پر دو سال اور محکمہ محصول میں آٹھ سال کی کل ملازمت کے مقصد سے ایک سال اور پانچ ماہ کی مدت کے لیے پانچ ماہ کی ملازمت سے محروم ہو گیا۔ درج فہرست ذاتوں / درج فہرست قبائل کے امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے مخصوص آسامیوں کے بہت زیادہ بقایا ہونے کے پیش نظر، ایسا لگتا ہے کہ حکومت ضمیمہ کے ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 8(ii) کے تحت ملازمت کی مقررہ مدت میں نرمی کر کے اپیل گزار کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے تمام مقررہ جائزے وقت کے اندر اچھی طرح سے پاس کر لیے تھے۔ خدمت کی مطلوبہ مدت کی تکمیل کے حوالے سے واحد نا اہلیت تھی۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ حکومت بنیادی قابلیت میں نرمی نہیں کر سکتی لیکن انفرادی صورت میں وہ مناسب صورت میں خدمت کی شرائط میں نرمی کر سکتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ تمام امتحانات پاس کرنے کے بعد، اسے آٹھ سال کی کل خدمت اور سینئر اسسٹنٹ کے طور پر کم از کم دو سال کی خدمت کی شرط پوری کرنے کی ضرورت تھی۔ لہذا، بقایا آسامیوں کو پر کرنے کے لیے، جیسا کہ صحیح طور پر بتایا گیا ہے لیکن شری پی پی راؤ، بلاشبہ ایک آئینی ذمہ داری ہے، ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے قاعدہ 47 کے تحت مطلوبہ مدت ملازمت کی کمی کو معاف کرتے ہوئے اختیارات کا استعمال کیا ہے حالانکہ اس سلسلے میں کوئی مخصوص نتیجہ درج نہیں کیا گیا تھا۔ قاعدہ 47 میں تصور کردہ انصاف اور مساوات کے امتحان کو اس پس منظر میں سمجھنا ہے۔ افراد کے کسی طبقے یا کسی فرد کو آرام دیا جاسکتا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا قاعدہ 47 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے سے پہلے ان تمام افراد کو نوٹس دینا ضروری ہے جن کے متاثر ہونے کا امکان ہے؟ قاعدہ ظاہری طور پر کوئی نوٹس دینے پر غور نہیں کرتا ہے۔ یہ کسی خاص فرد کے باہمی دعوے پر غور کرنے کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ بہت سے لوگوں کے مقابلے میں ایک فرد کی اہلیت میں نرمی کا معاملہ ہے۔ ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ یہ قاعدہ تمام متاثرہ افراد کو نوٹس کا تصور کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ سینئر اسسٹنٹ کے عملے میں، جواب دہندگان اپیل کنندہ سے سینئر تھے۔ لیکن آرٹیکل 16(1)، 16(4) اور 16(4A) کے ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 22 کے عمل کے ذریعے، اپیل کنندہ مختص امیدوار کے طور پر ترقی کے ذریعے نچلے عملے میں اپنے سینئروں پر چڑھائی کرے گا اور ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر سینئر بن جائے گا۔

حفاظتی امتیازی سلوک کے عمل سے، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والا ایک جونیئر افسر، آرٹیکل 16(1) کے عمل کے ذریعے، جسے آرٹیکل 16(4) اور 16(4A) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، نچلے عملے میں اپنے سابقہ سینئروں پر چڑھائی کرے گا اور ترقی حاصل کرے گا۔ اس طرح، اپیل کنندہ ترقیاتی عہدے یعنی ڈپٹی تحصیلدار میں سینئر بن جاتا ہے۔ عام قواعد کے قاعدہ 33(a) پر عمل کرتے ہوئے، اس کی سناریو کا تعین اس تاریخ کے حوالے سے کیا جائے گا جس دن وہ ڈپٹی تحصیلدار کے عہدے پر فرائض انجام دے رہا تھا۔ خصوصی قواعد کے قاعدہ 6 کے ساتھ پڑھے جانے والے عام قواعد کے قواعد 22 کے اطلاق کی وجہ سے نتیجہ ناگزیر ہے۔ لہذا، عام قواعد کے قاعدہ 47 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے سے پہلے تمام متاثرہ فریقوں کو کوئی نوٹس دینا ضروری نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ لیکن حالات میں بغیر کسی لاگت کے۔

سی اے نمبر 4416/96 (SLP@C) نمبر 7034/95 اس معاملے میں اٹھایا گیا تنازعہ اب غیر متنازعہ نہیں ہے۔

دی کمشنر آف کمرشل ٹیکسز، اے پی، حیدرآباد اے و دیگر بنام جی سیتومدھاوے راؤ و دیگر اں، (1996) 1 اسکیل 721 میں اس عدالت کا تناسب اس معاملے کے حقائق پر واضح طور پر لاگو ہوتا ہے۔ مذکورہ بحث کے پیش نظر اور جی سیتومدھو راؤ کے معاملے کے تناسب کے پیش نظر، اپیل منظور کی جاتی ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل منظور کی گئی۔